

47694- خوبصورتی کے لیے آپریشن کروانا

سوال

میں ناک کی خوبصورتی کے آپریشن کے متعلق دریافت کرنا چاہتی ہوں، آیا یہ حرام ہے خاص کر جب یہ مجھے نفسیاتی طور پر تنگ کرے، اور میری زندگی پر اثر انداز ہو اور یہ بھی کہ ڈاکٹر حضرات کے مطابق یہ آپریشن کا محتاج ہے؟

پسندیدہ جواب

خوبصورتی کے آپریشن (پلاسٹک سرجری) کی دو قسمیں ہیں :

1- ضرورت کی بنا پر خوبصورتی کا آپریشن کروانا :

یہ وہ آپریشن ہے جو نقص اور عیب دور کرنے کے لیے کیا جاتا ہے، اور اسی طرح کسی مرض یا ٹریفک حادثہ یا آگ میں جھلس جانے یا کسی اور سبب کے باعث پیدا ہونے والا نقص دور کرنے کے لیے ہو، یا پھر کسی پیدائشی عیب اور نقص مثلاً زیادہ انگلی یا پھر دو انگلیوں کا آپس میں ملنا، اس جیسے عیب کو زائل کرنے کے لیے آپریشن کیا جائے۔

اس طرح کے آپریشن جائز ہیں، سنت نبویہ میں اس کے جواز کے دلائل ملتے ہیں، ایسا آپریشن کروانے والے کا مقصد تغیر خلق اللہ نہیں ہوتا۔

1- عرفجہ بن اسعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں جاہلیت میں یوم کلاب (جاہلیت کی ایک لڑائی کا نام ہے) میں ناک پر زخم آیا، تو انہوں نے چاندی کی ناک بنا کر لگوائی، لیکن اس میں بدبو پیدا ہونے لگی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ سونے کی ناک بنا کر لگالیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1770) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (4232) سنن نسائی حدیث نمبر (5161) اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے "ارواء الغلیل" (824) میں حسن قرار دیا ہے۔

2- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ :

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابرو کے بال اتارنے والی عورت، اور ابرو کے بال اتارنے والی عورت، اور ابرو کے بال اتارنے والی عورت، اور ابرو کے بال اتارنے والی عورت پر لعنت فرمائی"

صحیح بخاری اور صحیح مسلم۔

النامضة: اس عورت کو کہتے ہیں جو ابرو کے بال اتارے۔

اور التمنضة: وہ عورت ہے جو کسی دوسرے سے ایسا فعل کرواتی ہے۔

المتفجات: وہ عورت جو اپنے دانتوں کو درمیان سے رگڑ کر چھوٹے اور خوبصورت کرتی ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قولہ: (المتفجرات للحسن) کا معنی یہ ہے کہ: وہ عورتیں خوبصورتی و حسن کے لیے ایسا کرتی ہیں، اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ حرام وہ ہے جو خوبصورتی اور حسن کے لیے کیا جائے، لیکن اگر کسی علاج یا دانت میں عیب دور کرنے کے لیے کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں"

واللہ تعالیٰ اعلم اھ

2- دوسری قسم :

خوبصورتی اور حسن کے لیے آپریشن (پلاسٹک سرجری) کروانا :

یہ وہ آپریشن ہے جو اپنے آپ کو خوبصورت بنانے کے لیے کروایا جائے، مثلاً ناک چھوٹا کروانے کے لیے پلاسٹک سرجری کروانا، یا پھر چھاتی کو چھوٹا یا بڑا کروانے کے لیے پلاسٹک سرجری کروانا، اور اسی طرح چہرے کی جھریاں کھینچ کر ختم کروانے کی پلاسٹک سرجری کروانا، اور اس کے طرح دوسرے آپریشن۔

اس طرح کی پلاسٹک سرجری کے آپریشن کسی ایسے ضروری سبب پر مشتمل نہیں کہ آپریشن کی ضرورت ہو، بلکہ یہ اس میں غرض تغیر خلق اللہ ہے، اور لوگوں کا اپنی خواہشات و شہوات کے مطابق اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اور بنائی ہوئی شکل و صورت کے ساتھ کھیلنا شمار ہوتا ہے، اور اس کا ارتکاب جائز نہیں، اور اس لیے بھی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت میں بگاڑ اور تبدیلی اور تغیر خلق اللہ میں شامل ہوتا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ اور دراصل یہ صرف سرکش شیطان کو پوجتے ہیں۔

﴿جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے، اور اس نے یہ کہہ رکھا ہے کہ میں تیرے بندوں میں سے مقرر شدہ حصہ لے کر رہوں گا﴾۔

﴿اور انہیں سیدھی راہ سے ہکا تار ہونگا، اور باطل امیدیں دلاتا رہوں گا، اور انہیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیر دیں، اور ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں، سنو! جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائے گا وہ صریحاً نقصان میں ڈوبے گا﴾۔ النساء (17-120)۔

مزید تفصیل کے لیے آپ شیخ محمد مختار شنفیٹی کی کتاب "احکام الجراحة الطبية" کا مطالعہ کریں۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا :

خوبصورتی کے لیے پلاسٹک سرجری کے آپریشن کروانے کا حکم کیا ہے؟

اور خوبصورتی کے لیے (پلاسٹک سرجری) کا علم حاصل کرنے کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"خوبصورتی یعنی پلاسٹک سرجری کی دو قسمیں ہیں :

کسی حادثہ وغیرہ کے نتیجے میں پیدا ہونے والے عیب اور نقص کو دور کرنے کے لیے پلاسٹک سرجی کرنا، اور اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی میں ناک کٹ جانے والے شخص کے لیے سونے کی ناک بنوانے کی اجازت دی تھی۔

دوسری قسم :

یہ زیادہ خوبصورتی کے لیے پلاسٹک سرجی کا آپریشن کروانا ہے، جو کہ عیب اور نقص دور کرنے کے لیے نہیں، بلکہ حسن و خوبصورتی زیادہ کرنے کے لیے ہے، جو کہ حرام ہے جائز نہیں، اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو کے بال اتارنے، اور اتروانے والی، اور بال ملانے، اور ملوانے والی، اور جسم گودنے اور گدوانی والی عورت پر لعنت فرمائی ہے، کیونکہ اس میں خوبصورتی میں اضافہ ہے، ناکہ عیب اور نقص دور کرنا۔

لیکن جو طالب علم پلاسٹک سرجی کا علم حاصل کرنا اختیار کرتا ہے اس پر کوئی حرج نہیں، لیکن وہ اس علم کو حرام حالات میں لاگو اور استعمال مت کرے، بلکہ حرام کام کے لیے پلاسٹک سرجی کروانے والے کو نصیحت کرے کہ وہ ایسا مت کروائے اور اس سے اجتناب کرے، کیونکہ یہ حرام ہے، اور بعض اوقات ڈاکٹر کی زبان سے کی گئی نصیحت زیادہ فائدہ مند ہوتی ہے

”

دیکھیں : فتاویٰ اسلامیہ (412/4)۔

جواب کا خلاصہ :

اگر تو ناک میں عیب یا بد صورتی اور قبیح شکل ہے، اور پلاسٹک سرجی کروانے کا مقصد یہ عیب دور کرنا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن اگر پلاسٹک سرجی کروانے کا مقصد خوبصورتی و حسن میں اضافہ ہے تو پھر یہ آپریشن کروانا جائز نہیں ہے۔

واللہ اعلم۔